خلافت لائبریری ربوہ

احمدی احباب کی تعلیم و تربیت کے لئے

جمعرات ۲۳ فروری ۱۹۹۵ء

روزنامہ

الفضل ربوہ

فون ۴۴۹

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴

ایڈیٹر: نسیم سیفی

جلد ۴۵-۸۰ نمبر ۴۵ | جمعرات - ۲۲ رمضان - ۱۴۱۵ھ، ۲۳ - تبلیغ ۱۳۷۴ ہش ۲۳ - فروری ۱۹۹۵ء

Digitized by Khilafat Library Rabwah

جماعت کے سب افراد آپس میں ایک ہو جائیں

کسی جماعت کی ترقی کے لئے اس بات کی ضرورت ہوتی ہے کہ اس کے سب افراد آپس میں ایک ہو جائیں۔ جب تک کوئی جماعت فرد واحد کی طرح نہیں ہو جاتی ترقی نہیں کر سکتی خواہ وہ جماعت دینی ہو یا دنیوی۔ کیونکہ تمام کامیابیوں اور ترقیوں کے لئے خدا تعالیٰ نے یہ قاعدہ جاری کیا ہوا ہے کہ جب تک ساری جماعت ایک نہ ہو جائے۔ لڑنا جھگڑنا۔ دشمنی و نفاق حسد و کینہ' بغض اور عداوت کو چھوڑ نہ دے اس وقت تک ترقی نہ کرے۔

(حضرت امام جماعت احمدیہ الثانی)

ارشادات حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ

بیعت کرتے وقت یہ فیصلہ کر لینا چاہئے کہ بیعت کی کیا غرض ہے اور اس سے کیا فائدہ حاصل ہو گا۔ اگر محض دنیا کی خاطر ہے تو بے فائدہ ہے لیکن اگر دین کے لئے اور اللہ تعالیٰ کی رضا کے لئے ہے تو ایسی بیعت مبارک اور اپنی اصل غرض اور مقصد کو ساتھ رکھنے والی ہے جس سے ان فوائد اور منافع کی پوری امید کی جاتی ہے جو سچی بیعت سے حاصل ہوتے ہیں۔ ایسی بیعت سے انسان کو دو بڑے فائدے حاصل ہوتے ہیں۔ ایک تو یہ کہ وہ اپنے گناہوں سے توبہ کرتا ہے اور حقیقی توبہ انسان کو خدا تعالیٰ کا محبوب بنا دیتی ہے اور اس سے پاکیزگی اور طہارت کی توفیق ملتی ہے جیسے اللہ تعالیٰ کا وعدہ ہے (-) یعنی اللہ تعالیٰ توبہ کرنے والوں کو دوست رکھتا ہے اور نیز ان لوگوں کو دوست رکھتا ہے جو گناہوں کی کشش سے پاک ہونے والے ہیں۔ توبہ حقیقت میں ایک ایسی شئے ہے کہ جب وہ اپنے حقیقی لوازمات کے ساتھ کی جاوے تو اس کے ساتھ ہی انسان کے اندر ایک پاکیزگی کا بیج بویا جاتا ہے جو اس کو نیکیوں کا وارث بنا دیتا ہے۔ یہی باعث ہے جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی فرمایا ہے کہ گناہوں سے توبہ کرنے والا ایسا ہوتا ہے کہ گویا اس نے کوئی گناہ نہیں کیا۔

(ملفوظات جلد سوم ص ۴۳۲)

مخلوق کی تحقیر کرنے والوں کو اللہ تعالیٰ پسند نہیں کرتا

(حضرت امام جماعت احمدیہ الثانی)

انسان کو جو اجر بھی ملتا ہے وہ سب خدا کی طرف سے انعام اور احسان ہوتا ہے اگر کوئی انسان اس پر بے جا فخر کرے اور دوسروں پر جن کو وہ چیز نہیں ملی ہوتی ہنسی اور ٹھٹھا کرے تو پھر اس سے بھی وہ چھین لی جاتی ہے۔ دیکھو ایک بچہ کو کوئی مٹھائی یا کوئی اور ایسی چیز دی جائے جس کا دوسرے بیمار بچے کو دینا مناسب نہ ہو۔ اور وہ بچہ اس بیمار کے پاس جائے اور اس کو وہ چیز دکھا دکھا کر چڑائے اور رلائے تو ماں باپ ہرگز یہ پسند نہیں کریں گے کہ اس کے پاس وہ چیز رہنے دیں۔ بلکہ اس سے فوراً چھین لیں گے۔ تاکہ دوسرے بچہ کو تنگ نہ کرے۔ اسی طرح اگر کسی شخص کو خدا تعالیٰ نے کوئی درجہ یا مرتبہ دیا ہو۔ یا کوئی اور انعام اس پر کیا ہو۔ اور وہ اس پر فخر کر کے اللہ تعالیٰ کی دوسری مخلوق کو چڑائے اور ان کی تذلیل تحقیر کرے۔ تو خداوند کریم بھی جو اپنی مخلوق کے ساتھ ماں باپ سے بھی کہیں زیادہ محبت اور پیار رکھتا ہے اس سے اپنے انعام واپس لے لیتا ہے تاکہ وہ اس کی مخلوق کی تحقیر نہ کر سکے۔

اس ملک ہندوستان میں بڑے بڑے گھرانے ایسے گذرے ہیں جو اپنے رتبہ اور درجہ کے گھمنڈ میں یا خدا تعالیٰ کے کسی اور انعام کے حاصل ہونے کی وجہ سے دوسروں کی تذلیل اور تحقیر کرتے تھے۔ مگر آج کوئی جا کر دیکھے۔ کہ ان کا نام و نشان بھی باقی نہیں رہا اور انقلاب زمانہ کے ایسے چکر میں پڑے اور ایسے ذلیل ہوئے کہ اب ان کی اولاد کو کوئی جانتا تک نہیں اس کے مقابلہ میں وہ جن کی تحقیر اور تذلیل کیا کرتے تھے ان کو خداوند تعالیٰ نے بہت بڑا اور اونچا کر دیا۔ ہنسی کرنے اور دوسروں کو تحقیر کی نظر سے دیکھنے والے چھوٹے ہو گئے اور جن پر ہنسی کی گئی وہ بڑے اور معزز ہو گئے۔ کیونکہ عزت اور

باقی صفحہ ۷ پر

سانحہ ارتحال

○ مکرم عبدالرشید صاحب یحیٰی سابق مربی سلسلہ عالیہ احمدیہ امریکہ حال ربوہ تحریر کرتے ہیں۔

خاکسار کے بہنوئی اور مکرم منصور احمد صاحب مربی سلسلہ عالیہ احمدیہ مغلپورہ لاہور کے والد محترم نور الدین صاحب ابن مکرم فتح الدین صاحب آف گجرات حال پشاور برین ہیمرج کی وجہ سے پشاور کے لیڈی ریڈنگ ہسپتال میں ایک ماہ بے ہوش رہنے کے بعد بعمر ۶۲ سال مورخہ ۱۹۔ فروری ۹۵ء کو رحلت فرما گئے۔ پسماندگان میں بیوہ کے علاوہ تین بیٹے اور دو بیٹیاں چھوڑی ہیں۔ احباب کرام دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ ان کو اپنی جوار رحمت میں جگہ دے اور پسماندگان کو صبر جمیل عطا فرمائے۔

تقریب نکاح و رخصتانہ

○ مکرمہ رضوانہ مجید صاحبہ بنت مکرم عبدالمجید صاحب مغلپورہ لاہور کا نکاح ہمراہ نعیم احمد صاحب مقیم جرمنی ابن مکرم نذیر احمد صاحب جاوید دارالرحمت وسطی ربوہ مورخہ ۲۳۔ جنوری ۹۵ء کو دارالذکر لاہور میں مکرم حنیف احمد محمود صاحب نے مبلغ ۔/۵۰۰۰۰ روپے حق مہر پر پڑھا اور دعا کروائی۔ ۲۹ جنوری کو تقریب رخصتانہ منعقد ہوئی اور اگلے روز مکرم نذیر احمد صاحب نے اپنے گھر دارالرحمت وسطی میں دعوت ولیمہ کا اہتمام کیا۔

مکرم نعیم احمد محترم میاں علم الدین صاحب رفیق حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ کے پوتے ہیں اور رضوانہ مجید صاحبہ مکرم عبدالکریم صاحب مغلپورہ لاہور کی پوتی ہیں۔

اللہ تعالیٰ یہ رشتہ جانبین کے لئے بہت ہی مبارک فرمائے۔

درخواست دعا

○ مکرم کرنل ریٹائرڈ ایاز محمود خان صاحب صدر عمومی ربوہ اپنے لئے اور اپنے ساتھی معاونین کے لئے دعا کی درخواست کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ انہیں احسن رنگ میں جماعت احمدیہ کی خدمات سرانجام دینے کی توفیق بخشے۔

بڑا ہی خوش قسمت وہ شخص ہے جس کو دعا پر ایمان ہے

(حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ الفضل ربوہ	پبلشر: آغا سیف اللہ - پرنٹر: قاضی منیر احمد مطبع: ضیاء الاسلام پریس - ربوہ مقام اشاعت: دارالنصر غربی - ربوہ	قیمت دو روپیہ

۲۳- تبلیغ ۱۳۷۴ ہش ۔ ۲۳- فروری ۱۹۹۵ء

خدا کی تلاش

اس دنیا میں ہر چیز کی انتہا موجود ہے۔ تلاش کی بھی انتہا ہے۔ انسان کسی چیز کو تلاش کرتا ہے تو یا وہ چیز اسے مل جاتی ہے یا وہ تلاش کے فعل کو ترک کر دیتا ہے لیکن بہرحال انتہا ضرور ہے۔ کسی چیز کو لاانتہا نہیں کہا جا سکتا۔ کسی چیز کے متعلق یہ کہنا مناسب نہیں کہ یہ چلتی ہی چلی جائے گی اور کہیں رکے گی نہیں۔ لیکن اللہ تعالیٰ سے تعلق ایک ایسی بات ہے کہ اس کی کوئی انتہا نہیں۔ انسان کی عمر چاہے کتنی ہی زیادہ کیوں نہ ہو جائے۔ اور وہ اپنے آخری سانس تک خدا تعالیٰ سے تعلق کو بڑھاتا رہے تو بھی اسے انتہا نہیں کہہ سکتے۔ وہ جتنا چاہے بڑھا لے اس کے لئے موقع ہے۔ میدان اس کے لئے کھلا ہے اور وہ عمر کے کسی حصے میں یہ نہیں کہہ سکتا کہ بس اب جو کچھ میں نے کرنا تھا کر لیا ہے۔ کسی شخص نے حضرت امام جماعت الثانی (ہماری دلی دعائیں آپ کے لئے) سے پوچھا تھا کہ اگر انسان کشتی میں سوار ہو اور دریا کا کنارہ آ جائے تو کیا اسے اتر جانا چاہئے یا نہیں۔ حضرت صاحب فرماتے ہیں کہ جونہی اس نے یہ بات کی میں سمجھ گیا کہ وہ عبادت کی طرف توجہ دلانا چاہتا ہے۔ کہنا یہ چاہتا ہے کہ جب عبادت کے نتیجہ میں خدا کو پا لیا تو پھر عبادت کیوں کی جائے۔ حضرت صاحب نے اس کے جواب میں فرمایا کہ خدا تعالیٰ ایک ایسا دریا ہے کہ اس کا کنارہ ہی کوئی نہیں۔ کشتی کو کھیتے چلے جائیے اور کھیتے ہی چلے جائیے۔ آپ کو کبھی اس کا کنارہ نہیں ملے گا۔ اور چونکہ کنارہ نہیں ملے گا۔ اس لئے آپ کو عبادت کرتے ہی رہنا چاہئے۔ پس اللہ تعالیٰ کی تلاش کی کوئی انتہا نہیں۔ اس کی جستجو کہیں ختم نہیں ہو سکتی۔ اس سلسلے میں حضرت امام جماعت احمدیہ الثانی (ہماری دلی دعائیں آپ کے لئے) فرماتے ہیں:-

"انسانی ترقی کا منتہا اگر کوئی چیز ہے تو وہ صرف اللہ تعالیٰ سے تعلق ہے۔ اس کے سوا انسانی ترقی کا اور کوئی منتہا نہیں۔ اگر واقعہ میں انسان انسان ہو تو اس کے لئے اس کے سوا اور کوئی منتہا نہیں۔ جس طرح بچہ ماں کے ڈر سے کہیں نہیں ٹھہرتا۔ اور اگر کوئی غیر عورت اس کو گود میں لینا چاہے تو وہ اس کی گود میں جانا پسند نہیں کرتا۔ جس طرح انسان کے علاوہ حیوانوں کے بچے بھی اپنی ماں کا پیچھا کرتے ہیں۔ اسی طرح جو انسان ہو اور حقیقی انسانیت اس میں پائی جاتی ہو یا حیوان ہی کہلانے کے قابل ہو تو وہ اس وقت تک صبر نہیں کر سکتا جب تک مہربان خدا کی گود میں نہ چلا جائے۔ کیونکہ خدا ماں سے بھی زیادہ مہربان ہے۔ اس لئے وہ شخص جو اس کو پا بھی لے وہ بھی اپنی تلاش اور جستجو کو ترک نہیں کرتا۔ بلکہ اپنی مراد کو پہنچ کر بھی تلاش کو جاری ہی رکھتا ہے۔ کیونکہ دنیا کی تمام چیزیں محدود ہیں اس لئے جب ان کو پا لیا جاتا ہے تو ان کی تلاش اور جستجو ختم ہو جاتی ہے۔ لیکن چونکہ خدا کامل ہے۔ اور غیر محدود اس لئے خدا کا حصول کبھی کامل نہیں ہوتا۔ بچہ کی ماں محدود ہے اس لئے وہ اس وقت تک روتا ہے جب تک کہ ماں سے نہ ملے۔ لیکن جب ماں مل گئی تو پھر وہ اس کی تلاش ختم کر دیتا ہے۔ مگر چونکہ خدا کی معرفت محدود نہیں کہ انسان کہہ دے کہ میں آخری حد کو پہنچ گیا ہوں اس لئے خواہ انسان کتنا ہی عرفان میں بڑھ گیا ہو تب بھی جس طرح بچہ ماں کے بغیر صبر نہیں کر سکتا اسی طرح انسان بھی ہاتھ بلند کر کے یہی کہے گا ہمیں سیدھی راہ پر چلا"

اِک غلط بات کہی اور ہُوا ہے بدنام
ایک پَل بھر میں بکھر جاتے ہیں سارے اوہام
بولنے اور خموشی میں توازن ہو تو
خامشی سونا ہے اور ہوتا ہے سونا ہی کلام

ابوالاقبال

○

کسی پہلو سے بہار اب کے دل آزار نہیں
پھُول ہی پھُول ہیں ہر سمت کوئی خار نہیں

زندگی ہے تو وہی شعلۂ سرکش کہ جو تھی
لیکن اب اس میں فقط نُور ہے وہ نار نہیں

دل کے ہر پہلو کو کر دیتی ہے صَیقل وہ نظر
میرے آئینے کو اب زحمتِ زنگار نہیں

اِک مقام ایسا بھی آیا ہے محبّت میں جہاں
وصل کا شوق کجا حسرتِ دیدار نہیں

آخرِ شب ہے اِسی فکر میں بیٹھا ہُوں ہنوز
آج دشمن مِرے کیوں گوش بہ دیوار نہیں

کھُرچ دی مَیں نے جو تھی وقت کے ماتھے پہ شکن
وہ یہ سمجھا تھا کوئی صاحبِ کردار نہیں

عشق تپتے ہوئے صحراؤں کا منظر ہے جہاں
زُلف کی چھاؤں نہیں، سایۂ دیوار نہیں

کیوں ہر اِک سنگ میں انگڑائیاں لیتے ہیں صنم
گر یہاں تیشہ بکف کوئی بھی فن کار نہیں

انقلاب اُمڈا چلا آتا ہے طوفاں کی طرح
روک لے اس کو کوئی پشتۂ دیوار نہیں

میکدے میں بھی ہوئی اپنی تو پانی پہ بسر
ساغرِ مَے کا تبسّم! مَیں گنہگار نہیں

ڈاکٹر عبدالرشید تبسّم

جب اللہ تعالیٰ کسی دل کو ایسا پاتا ہے کہ اس نے مخلوق کی نفع رسانی کا ارادہ کر لیا ہے تو وہ اسے توفیق دیتا اور اس کی عمر دراز کرتا ہے جس قدر انسان اللہ تعالیٰ کی طرف رجوع کرتا ہے اور اس کی مخلوق کے ساتھ شفقت سے پیش آتا ہے اسی قدر اس کی عمر دراز ہوتی ہے اور اللہ تعالیٰ اس کے ساتھ ہوتا ہے اور اس کی زندگی کی قدر کرتا ہے لیکن جس قدر وہ خدا تعالیٰ سے لاپرواہ اور لاابالی ہوتا ہے اللہ تعالیٰ بھی اس کی پرواہ نہیں کرتا۔

(حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ)

خلافت لائبریری ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

شیخ عبدالقادر صاحب

فتح مکہ کے حالات

فتح مکہ- رمضان ۸ھ صلح حدیبیہ کے بعد چونکہ عرب میں لڑائی ایک حد تک رک چکی تھی- اور مسلمانوں کو خوب تبلیغ کا موقع ملا تھا- اس لئے مسلمانوں کی تعداد میں روز افزوں اضافہ ہو رہا تھا- مگر قریش مسلمانوں کی ترقی کو دیکھ کر اندر ہی اندر جل رہے تھے' اور دوسرے ان کے ظلم و ستم کا پیالہ بھی لبریز ہو چکا تھا لہٰذا وہ کسی ایسے موقعہ کی تلاش میں تھے کہ جسے آڑ بنا کر مسلمانوں کے خلاف جنگ کے لئے لوگوں کو ابھار سکیں-

اس اثنا میں اتفاق ایسا ہوا- کہ قریش کے حلفاء بنو بکر نے آنحضرت ﷺ کے حلفاء بنی خزاعہ پر اپنی کسی پرانی دشمنی کی وجہ سے حملہ کر دیا- اب قریش کا فرض تھا کہ وہ صلح حدیبیہ کی شرائط کی رو سے بنو بکر کو اس ارادہ سے باز رکھتے انہوں نے الٹا ہتھیاروں وغیرہ سے ان کی مدد کی- اور اس طرح سے قریباً بیس تیس آدمی قبیلہ خزاعہ کے بنو بکر کے ہاتھوں سے مارے گئے- خزاعہ کا ایک وفد آنحضرت صلعم کی خدمت میں پہنچا اور ایک پر درد نظم کے ذریعہ اپنی مظلومی کی داستان سنائی- آپؐ نے ان کے ساتھ نہایت ہمدردی کا اظہار فرمایا- کہ تم تسلی رکھو ہم ضرور تمہاری امداد کریں گے چنانچہ جب وہ واپس چلے گئے تو آنحضرت ﷺ نے اپنا ایک قاصد قریش کے پاس بھیجا- کہ وہ یا تو بنو خزاعہ کے مقتولوں کا خون بہا ادا کریں یا بنو بکر سے علیحدگی اختیار کریں اور یا پھر اعلان کر دیں کہ معاہدہ حدیبیہ ٹوٹ گیا قریش نے اول تو یہ جواب دیا- کہ ہمیں تیسری شرط منظور ہے لیکن بعد میں اپنی ناعاقبت اندیشی پر بہت پچھتائے- ابو سفیان کو آنحضرت صلعم کی خدمت میں بھیجا کہ وہ معاہدہ کی تجدید کروائے- مگر آنحضرت صلعم قریش کی چالاکیوں کو دیکھ چکے تھے- آپؐ نے ان کے مطالبات کی طرف کوئی توجہ نہ دی اور وہ ناکام واپس لوٹ گیا-

آنحضرت ﷺ نے اپنے حلفاء قبائل کو ساتھ ملا کر دس ہزار قدوسیوں کے ساتھ مکہ پر چڑھائی کی تیاری شروع کر دی اور اس خیال سے کہ کہیں قریش کو اس کا علم نہ ہو جائے- آپ نے اس تیاری کو مخفی رکھنے کا حکم دیا- مگر ایک صحابی حاطبؓ بن ابی نے قریش کو آنحضرت ﷺ کی اس تیاری سے آگاہ کرنے کے لئے ایک عورت کے ہاتھ ایک خط روانہ کیا- آنحضرت ﷺ کو الہام الٰہی کے ذریعہ اس کی اطلاع مل گئی- آپؐ نے حضرت علیؓ بن ابی طالب اور زبیرؓ بن العوام کو روانہ کیا- کہ وہ اس عورت سے خط لے لیں اور اسے گرفتار کر کے واپس لائیں چنانچہ جب وہ روضہ حناح میں پہنچے تو وہ عورت وہاں موجود تھی- انہوں نے اس سے خط کے متعلق دریافت کیا- مگر اس نے انکار کر دیا اور کہدیا کہ میرے پاس کوئی خط نہیں- مگر چونکہ انہیں حضرت ﷺ کے الفاظ پر یقین تھا اس لئے انہوں نے اس کی تلاشی لی- چنانچہ وہ خط اس کے جوڑے میں سے نکل آیا- جس پر انہوں نے اسے گرفتار کر کے دربار نبوی میں پیش کیا- حاطبؓ طلب کئے گئے انہوں نے کہا کہ یا رسولؐ اللہ یہ تو میں جانتا تھا کہ آپ اللہ کے رسول ہیں اللہ آپؐ کو ضرور غلبہ عطا فرمائے گا- لیکن مکہ میں چونکہ میرے عزیز و اقارب ہیں اس لئے میں نے چاہا کہ اہل مکہ پر ایک احسان کر دوں تا کہ وہ ممنون ہو کر میرے عزیز و اقارب کو ضرر نہ پہنچائیں- حضرت عمرؓ کو بہت غصہ آیا اور چاہا کہ اس کی گردن اڑا دیں- مگر آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ اے عمرؓ حاطبؓ اہل بدر میں سے ہے- جو کچھ کہتا ہے درست کہتا ہے مگر یہ اس کی غلطی ہے جو قابل عفو ہے- چنانچہ حضرت حاطبؓ کی یہ غلطی معاف کر دی گئی-

آخر ۱۰- رمضان المبارک ۸ھ کو جیسا کہ ذکر کیا گیا ہے آپؐ دس ہزار قدوسیوں کو لے کر نہایت تزک اور احتشام کے ساتھ مکہ کی طرف روانہ ہوئے اور حضرت موسیٰ علیہ السلام کے وہ الفاظ پورے ہوئے کہ "وہ دس ہزار قدوسیوں کے ساتھ آیا-" راستہ میں آپؐ کو آپؐ کے چچا عباسؓ ملے جو مسلمان ہو کر اپنے اہل و عیال کے ساتھ مدینہ جا رہے تھے- آپ نے حضرت عباسؓ کو تو اپنے ساتھ لے لیا اور ان کے اہل و عیال کو مدینہ روانہ کر دیا-

قریش کو جب لشکر اسلامی کی آمد کی اطلاع ملی تو انہوں نے ابو سفیان حکیم بن حزام- بدیل بن ورقاء کو مسلمانوں کی فوج کا پتہ لگانے کے لئے بھیجا- جب یہ لوگ مرالظہران کے پاس آئے- تو کئی مقامات پر آگ کے شعلے دیکھ کر حیران سے رہ گئے- کہ اتنا بڑا لشکر کہاں سے آ گیا- اتنے میں حضرت عباسؓ جنہیں قریش کے مسلمان ہو جانے کی از حد خواہش تھی آنحضرت ﷺ کے خچر پر سوار ہو کر لشکر گاہ سے باہر نکلے کہ اگر کوئی مکہ کا بااثر آدمی مل جائے تو اسے آنے والے خطرہ سے آگاہ کر کے مسلمان ہونے کی ترغیب دوں- ابو سفیان کی آواز پہچان کر حضرت عباس نے فوراً اسے بلا لیا اور اپنے پیچھے خچر پر سوار کر کے اسلامی لشکر گاہ کی طرف لوٹے راستہ میں حضرت عمرؓ فاروق ملے وہ ابو سفیان کو اس حالت میں دیکھ کر اس قدر مشتعل ہوئے- کہ قریب تھا کہ اسے قتل کر دیتے- مگر حضرت عباسؓ اسے لے کر آنحضرت ﷺ کی خدمت میں پہنچ گیا-

آپؐ چونکہ رحم مجسم تھے- حضرت عباسؓ کی سفارش پر آپ نے ابو سفیان کو ایک رات کی مہلت دی- صبح اٹھ کر ابو سفیان نے اسلام قبول کر لیا- اور آنحضرت ﷺ کے غلاموں میں داخل ہو گیا- حضرت عباسؓ نے عرض کی کہ یا رسولؐ اللہ ابو سفیان ایک جاہ پسند انسان ہے- آپؐ اسے کوئی خاص اعزاز بخشیں- آپ نے فرمایا اچھا جو شخص خانہ کعبہ میں پناہ لے گا اسے امان دی جائے گی اور جو شخص ابو سفیان کے گھر میں پناہ لے گا اسے بھی امان دی جائے گی اور جو شخص اپنے گھر کا دروازہ بند کر کے بیٹھے گا وہ بھی امان میں رہے گا اور جو شخص بغیر ہتھیار لگائے راہ میں ملے گا اسے بھی کوئی تکلیف نہیں پہنچائی جائے گی-

ابو سفیان کو اپنی یہ عزت افزائی دیکھ کر بڑی خوشی ہوئی سب سے پہلے اس نے ایک ٹیلے پر کھڑے ہو کر اسلامی لشکر کا نظارہ کیا اور پھر مکہ میں داخل ہو کر آنحضرت ﷺ کے ان احکام کی منادی کر دی- آنحضرت ﷺ کی تو خواہش یہی تھی کہ مکہ میں خونریزی نہ ہو- آپؐ نے اپنے لشکر کو مختلف اطراف سے مکہ میں داخل ہونے کا حکم دیا- خالد بن ولید کو بالائی حصہ کی طرف سے داخل ہونے کا ارشاد ہوا اور یہی وہ حصہ تھا جو خزاعہ پر حملہ میں شریک ہوا تھا- اور انہی میں عکرمہ بن ابو جہل بھی شامل تھا- ان لوگوں نے باوجود اعلان عفو کے مقابلہ کیا- جس کی وجہ سے مجبوراً حضرت خالدؓ کو تلوار چلانی پڑی- آنحضرت ﷺ اس نظارہ کو ایک بلند مقام پر چڑھ دیکھ رہے تھے- خالدؓ کے دستے کی تلواروں کی چمک دیکھ کر آپؐ کو بہت رنج ہوا- اور آپؐ نے فرمایا کہ "میں نے تو یہ سخت حکم نہیں دیا تھا-" اور جب خالدؓ واپس آئے تو آنحضرت ﷺ نے باز پرس کی- مگر چونکہ وجہ معقول تھی اس لئے آپؐ نے خالدؓ کے عذر کو قبول فرما لیا-

اس کے بعد آپ خانہ کعبہ کی طرف تشریف لے گئے- سواری پر ہی سات بار بیت اللہ کا طواف کیا- خانہ کعبہ جس میں تین سو ساٹھ بت موجود تھے آپؐ نے اسے بتوں کی آلائش سے پاک کیا- روایت ہے کہ آپؐ قرآنی آیت (-) حق آ گیا اور باطل بھاگ گیا- بے شک باطل بھاگنے والا ہی تھا- پڑھتے جاتے تھے اور چھڑی سے انہیں ٹھکراتے جاتے تھے- پھر آپ مقام ابراہیم علیہ السلام پر پہنچے اور وہاں دو رکعت نماز ادا فرمائی- پھر عثمان بن طلحہ حاجب کعبہ سے کنجی لے کر خانہ کعبہ میں داخل ہوئے- نماز چاشت ادا کی- پھر کنجی عثمان کو واپس دیکر فرمایا کہ یہ ہمیشہ تمہارے پاس اور تمہاری ہی نسل میں رہے گی- عثمان پر آنحضرت ﷺ کی اس وسعت اخلاق کا ایسا اثر ہوا کہ وہ فوراً مسلمان ہو گا-

اس کے بعد آپ نے ایک خطبہ پڑھا- جس میں توحید الٰہی- حرمت مکہ اور وحدت نسل انسانی کو بیان کیا- پھر قریش کے مجمع سے مخاطب ہو کر فرمایا "اے قریش کے گروہ! تمہارا اس بارے میں کیا خیال ہے کہ میں تمہارے ساتھ کیا سلوک کروں گا-" قریش نے کہا- ہم آپ سے بھلائی کی توقع رکھتے ہیں- کیونکہ آپ ہمارے بزرگ بھائی ہیں- اور بزرگ بھائی کے بیٹے ہیں-" آپؐ نے جواب سن کر فرمایا "اچھا میں بھی تم سے وہی کہتا ہوں جو یوسف علیہ السلام نے اپنے بھائیوں سے کہا تھا- یعنی "آج تم پر کوئی ڈانٹ نہیں ہے جاؤ تم تمام آزاد ہو-"

عکرمہ بن ابو جہل اپنی کرتوتوں کی وجہ سے خائف ہو کر مکہ سے بھاگ گیا تھا- اس کی بیوی روتی ہوئی بارگاہ نبویؐ میں حاضر ہوئی اور اپنے خاوند کے لئے آپؐ سے معافی کی خواستگار ہوئی- آپؐ کی وسیع رحمت بھلا عورت کی درخواست کو کیسے رد کر سکتی تھی- فوراً معاف کر دیا- ابو سفیان کی بیوی ہندہ جس نے آپؐ کے حقیقی چچا حضرت حمزہؓ کا جگر چبایا تھا اسے بھی خفیہ خفیہ عورتوں میں مل بیعت کر لینے کی وجہ سے معاف کر دیا گیا- وحشی جس کے ہاتھ سے حضرت حمزہؓ نے جام شہادت پیا تھا- اسے بھی معافی مل گئی- مگر اسے معاف کرتے وقت آپ نے اتنا فرمایا- کہ یہ میرے سامنے نہ آیا کرے اسے دیکھ کر مجھے حضرت حمزہ یاد آ جاتے ہیں-

غرضیکہ ایسے ایسے ظالم- سفاک- دغاباز- عہد شکن اور کینہ پرور دشمنوں کو معاف کر دیا- کہ جس کی نظیر اگر دنیا کی ساری تاریخ میں تلاش کی جائے تو ہرگز ہرگز نہیں مل سکتی-

آپؐ کے اس بے نظیر عفو کا ایسا اثر ہوا کہ لوگ جوق در جوق اسلام میں داخل ہونے شروع ہو گئے-

بیعت کے الفاظ بیعت کرنے والے مندرجہ ذیل اقرار کرتے تھے-

"ہم اللہ کے ساتھ کسی کو شریک نہیں کریں گے- چوری نہیں کریں گے زنا نہیں کریں گے- اپنی اولاد کو قتل نہیں کریں گے اور کسی پر بہتان نہیں باندھیں گے- امر معروف میں آپ کی نافرمانی نہیں کریں گے اور جہاں اور جس حالت میں ہوں گے حق پر قائم رہیں گے اور اللہ تعالیٰ کی راہ میں کسی ملامت کرنے والے کی ملامت سے نہیں ڈریں گے-

عورتوں سے بیعت لیتے وقت ایک بات کا

باقی صفحہ ۶ پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ابن العطاء

میرا کالم

۲۵ تاریخ کو دفتر گیا تو باہر دھوپ میں صاجزادہ عبدالرشید صاحب (ایبٹ آباد) اور ان کے دو ساتھی بیٹھے میرا انتظار کر رہے تھے۔ ہم دفتر میں بیٹھ گئے اور بڑی دلچسپ گفتگو ہوئی۔ صاجزادہ صاحب جلسہ سالانہ کے ایام میں ربوہ تشریف لایا کرتے تھے۔ تو صاجزادہ مرزا مبارک احمد صاحب کے ساتھ دوستی کی وجہ سے تحریک جدید کے دفاتر میں سے بعض کمرے ان کی رہائش کے لئے خالی کر دیئے جاتے تھے۔ چنانچہ بعض اوقات میری وکالت (وکالت تعلیم) کے دو کمرے بھی خالی کئے جاتے۔ ان دنوں روشناسی تو ہو گئی لیکن علیک سلیک اور گفتگو کا کوئی موقعہ نہ ملا۔ میں گزشتہ دنوں راولپنڈی آنکھ کے اپریشن کے لئے گیا۔ ڈاکٹر جنرل ریٹائرڈ نسیم احمد صاحب کے کلینک میں بیٹھا تھا کہ صاجزادہ عبدالرشید صاحب اور ان کے ساتھ ایک نوجوان تشریف لائے۔ ہم دونوں نے ایک دوسرے کی طرف دیکھا۔ گویا کہ پہچانتے تو ہیں لیکن اتنی واقفیت نہیں کہ آگے بڑھ کر ایک دوسرے سے تعارف کروایا جائے۔ کچھ دیر کے بعد میں آگے بڑھا۔ میں نے کہا آپ صاجزادہ عبدالرشید ہیں۔ آپ کو یاد ہو گا کہ آپ جلسہ سالانہ کے ایام میں ربوہ تشریف لاتے تھے تو تحریک جدید میں وکالت تعلیم آپ کے لئے خالی کر دی جایا کرتی تھی۔ مسکرائے۔ اور کہنے لگے ہاں۔ مجھے خوب یاد ہے کہ میں نے وہاں آپ کو دیکھا تھا۔ اب بھی میں سوچ رہا تھا کہ بات کا آغاز کس طرح کیا جائے۔ لیکن بہرحال میرے آگے بڑھنے سے بات کا آغاز بھی ہو گیا۔ ہم نے وہیں کلینک میں بیٹھے سماجی امور تعلیم اور ثقافت کے متعلق بہت سی باتیں کیں۔ یوں لگتا تھا کہ صاجزادہ صاحب چاہتے ہیں کہ یہ شام یونہی چلتی رہے اور باتیں ہوتی رہیں لیکن بہرحال ہر مریض کو اپنے وقت پر آنکھ دکھا کر وہاں سے واپس چلے جانا تھا۔ میرا نمبر بھی آ گیا۔ میں نے اپنی آنکھ کا معائنہ کروایا اور اپنی رہائش گاہ پر آ گیا۔ لیکن وہاں سے واپس آنے سے پہلے صاجزادہ صاحب کہنے لگے کہ میرا جی چاہتا ہے کہ ربوہ میں آکر آپ سے ملوں، آپ کہاں ملیں گے۔ میں نے اپنے گھر کا پتہ بھی بتایا اور دفتر الفضل کا بھی۔ میں نے کہا کہ آپ جہاں بھی تشریف لائیں میں آپ کو خوش آمدید کہوں گا۔ اور آپ سے گفتگو کر کے یقیناً حظ اٹھاؤں گا۔ میں نے یہ محسوس کیا کہ صاجزادہ صاحب کا مطالعہ وسیع ہے اور علم گہرا ہے۔ اگرچہ عام طور پر وہ بات کرتے ہوئے کوئی نہ کوئی سوال بھی داغ دیتے ہیں لیکن اس سوال کا اصل مقصد یہ ہوتا ہے کہ اس بات کے مختلف پہلوؤں پر گفتگو کی جائے۔ چنانچہ وہ اپنے وعدے کے مطابق ربوہ تشریف لائے۔ یہاں کوئی شادی کی تقریب تھی۔ وہاں بھی مجھے ملے اور اس کے بعد جیسا کہ میں نے کہا ہے آپ دفتر میں تشریف لائے اور بڑی دلچسپ گفتگو ہوئی۔ آپ نے جماعت کی کارکردگی کے متعلق سوالات پوچھ کر کئی پہلوؤں کو اجاگر کروایا۔ اور ان کے ساتھیوں نے اس بات کا اظہار کیا کہ صاجزادہ صاحب کے سوالات نے ان کے علم میں بڑا اضافہ کیا ہے۔ آپ نے ایک بات یہ بھی پوچھی کہ امریکہ میں ان کے ایک عزیز ہیں وہ کہتے ہیں کہ حضرت امام جماعت (ہماری دلی دعائیں آپ کے لئے) ہم سے خوش نہیں ہیں۔ آپ سمجھتے ہیں کہ ہم نے دعوت الی اللہ کی سکیم کو پوری طرح سمجھا نہیں اور اس پر دل و جان سے عمل کرنے کی ابھی تک نہیں ٹھانی۔ حالانکہ ہمارا خیال یہ ہے کہ ہمارے حالات بالکل مختلف ہیں اور ہم یہ کہہ سکتے ہیں کہ حضرت صاحب کی ناخوشی کی وجہ یہ ہے کہ آپ ہمارے حالات سے پوری طرح واقف نہیں۔ صاجزادہ صاحب نے مجھ سے پوچھا کہ اس سلسلے میں آپ کیا خیال ہے۔ میں نے کہا کہ امریکہ کے جس دوست نے یہ بات کہی ہے دراصل وہ اس بات کو نہیں سمجھتے کہ حضرت صاحب نے امریکہ کے لوگوں کو یہ نہیں فرمایا کہ بالکل اس طرح دعوت الی اللہ کرو جس طرح بنگلہ دیش، جاپان، آسٹریلیا، یا کوئی اور ملک کر رہا ہے۔ حضرت صاحب کا ارشاد یہ ہے کہ امریکہ کے جو حالات ہیں ان کا مطالعہ کرو اور ان حالات کے مطابق دعوت الی اللہ کرو۔

اس میں کیا شک ہے کہ ہر فرد کے حالات بھی مختلف ہوتے ہیں۔ اور ہر ملک کے حالات بھی مختلف ہوتے ہیں بعض اوقات ان سب باتوں کا محاسبہ کئے بغیر اگر انسان کوئی کام شروع کر دے تو یقیناً اس میں کامیابی نہیں ہوتی۔ میں نے اس قسم کی کئی مثالیں دیں جہاں پر انسان بات شروع کر دیتا ہے اور خاصی دیر تک بات کرنے کے بعد اسے پتہ چلتا ہے کہ اس نے غلط شخص کے ساتھ بات کی ہے۔ یا اس کا موضوع درست نہیں تھا۔ یا اس کا طرز استدلال زیادہ پسندیدہ نہیں تھا۔ میں نے کہا کہ حضرت صاحب کا مقصد یہ ہے کہ امریکہ کے لوگ اپنے حالات کو دیکھیں اور پھر پروگرام بنائیں۔ یہ تو نہیں ہو سکتا کہ وہ لوگوں سے ملتے ہی نہ ہوں۔ گھروں میں دفاتر میں، پارکوں میں، سڑکوں پر، بازار میں، کہیں بھی نہ ملتے ہوں اور یہ بھی نہیں ہو سکتا کہ وہ کسی کو اپنے گھر نہ بلا سکتے ہوں۔ یہ ممکن نہیں ہے۔ کہ ان کا لوگوں سے رابطہ نہ ہو یا وہ رابطہ پیدا نہ کر سکیں۔ لیکن یہ بات لازم ہے کہ انہیں یہ سوچ لینا چاہئے کہ رابطہ کس طرح پیدا کیا جائے۔ اور کس وقت کون سی بات کی جائے۔ میں نے کہا کہ اگر امریکہ کے دوست جن کا آپ نے ذکر کیا ہے اگر وہ اور ان کے ساتھی اس بات پر غور کریں تو یقیناً وہ دعوت الی اللہ کے کام کو صحیح خطوط پر چلا سکیں گے۔ اس سلسلہ میں بہت لمبی گفتگو ہوئی جو ساری کی ساری تو یہاں بیان نہیں کی جا سکتی۔ لیکن بہرحال مرکزی نکتہ یہ تھا کہ ہر شخص کو اپنے دوسروں کے اور معاشرے کے حالات پر غور کر کے کوئی کام اپنے ہاتھ میں لینا چاہئے۔ دعوت الی اللہ کے لئے بھی یہ نہایت ضروری ہے کہ حکمت کے ساتھ اس کام کو آگے بڑھایا جائے۔ دنیا کا کوئی خطہ ایسا نہیں جہاں لوگ آپس میں رابطہ نہ کرتے ہوں۔ اور رابطہ کے وقت آپس میں گفتگو نہ کرتے ہوں۔ اور گفتگو مختلف پہلو اختیار نہ کر لیتی ہو۔ پس جب میں نے یہ ساری باتیں بیان کیں تو صاجزادہ صاحب بڑے خوش ہوئے اور کہنے لگے کہ میں اپنے عزیز کو یہ باتیں ضرور پہنچاؤں گا تاکہ وہ صحیح خطوط پر کام کر کے حضرت صاحب کی خوشنودی حاصل کر سکے۔

ہمارا جی چاہتا تھا کہ وہ ہمارے پاس اور بیٹھیں اور باتیں جاری رہیں لیکن اپنی مصروفیات کے پیش نظر انہوں نے ہمیں دوبارہ ملاقات کا وعدہ دے کر جانے کی خواہش کی اور ہم نے ان کا شکریہ ادا کیا۔

وہ گئے ہی تھے کہ مولانا عطاء الکریم شاہد کا ٹیلیفون آ گیا کہ میری ہمشیرہ امتہ الرفیق کینیڈا سے آئی ہوئی ہیں۔ میں اور وہ 'ڈیڑھ بجے کے قریب آپ سے ملنے کے لئے الفضل کے دفتر میں آنا چاہتے ہیں۔ میں نے انہیں بھی خوش آمدید کہا چنانچہ وہ وقت مقررہ پر آ گئے۔ اور ان سے بھی بڑی دلچسپ گفتگو ہوئی۔ مولانا عطاء الکریم سے تو ملاقات ہوتی ہی رہتی ہے۔ میں نے ان کی ہمشیرہ امتہ الرفیق صاحبہ سے کہا کہ آپ ہمیں کینیڈا کے حالات سنائیں۔ کہنے لگیں میں وہاں لجنہ کی صدر رہوں۔ ۱۹۹۰ء میں مجھے حضرت صاحب نے صدر مقرر فرمایا تھا اور ۱۹۹۴ء میں انتخاب ہوئے تو میں پھر صدر منتخب ہو گئی۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے ہماری لجنہ وہاں بڑی فعال ہے۔

حضرت صاحب کے دورے کی بڑی دلچسپ باتیں سنائیں۔ حضرت صاحب کی خوشنودی کا تذکرہ کیا بلکہ یہ بھی کہا کہ امریکہ نے بھی ہماری طرز پر کام کر کے خوشنودی حاصل کی۔ خواتین کی طرف سے نعرے لگائے جانے کی بات بھی ہوئی۔ جس طرح وہ اپنے اجلاس منعقد کرتی ہیں اور جس طرح کینیڈین خواتین کو وہ اپنے جلسوں پر بلاتی ہیں۔ یہ باتیں بڑی دلچسپی کا باعث تھیں۔ بہن امتہ الرفیق کی آواز میں حضرت مولانا ابو العطا صاحب کی جھلک تھی۔ چنانچہ میں نے ان سے کہا کہ اگر آپ اجازت دیں تو میں یہ بات کہہ دوں کہ اگر ہمارے درمیان پردہ حائل ہوتا تو بھی میں آپ کی آواز سن کر پہچان لیتا کہ آپ حضرت مولانا ابوالعطاء کی بیٹی ہیں۔ بڑی خوش ہوئیں۔ مولانا عطاء الکریم کہنے لگے کہ ہماری سب سے چھوٹی بہن ہے۔ اباجان ان سے سب سے زیادہ محبت کرتے تھے۔ اور آپ نے بالکل ٹھیک کہا کہ ان کی آواز کی اباجان کی آواز سے بڑی مماثلت ہے۔ لجنہ کے کام کی بہت سی تفاصیل بہن امتہ الرفیق صاحبہ نے بتائیں جن سے نہ صرف ہمیں خوشی ہوئی بلکہ ہمیں یہ کہنے کا موقعہ ملا کہ یوں لگتا ہے کہ اس زمانے میں ہماری بہنیں ہم سے بہت آگے نکل گئی ہیں۔ اب انصار اللہ کے اجلاس بھی کم ہوتے ہیں اور خدام الاحمدیہ کے بھی پہلے جیسے اجلاس اب نہیں ہوتے۔ لیکن جہاں تک لجنہ کا تعلق ہے ان کے ہر جگہ ساری دنیا میں باقاعدگی کے ساتھ اجلاس ہوتے ہیں اور بڑے فعال طریق پر یہ کام کر رہی ہیں اللہ تعالیٰ انہیں مزید برکت دے اور ہم مردوں کو بھی احسن طریق پر خدمت دین کی توفیق عطا کرتا رہے۔

بقیہ صفحہ ۵

اپنی مرضی سے (اپنی استطاعت کے مطابق) کوئی رقم مقرر کر کے مرکز کو "امانت تربیت" کے حوالے سے بھجوائیں۔

تاکہ حق کی یہ آواز، بیک وقت تمام دنیا ایک ساتھ سنے اور اس پر عمل کرتے ہوئے اپنی زندگیوں کے مقصد کو پالے (آمین)۔

اس تحریک "امانت تربیت" کی ترغیب دینے کو میری "آواز تحریر" تو بہت کم ہے، اور یہ کہ ۔

مال ہے نایاب پر گاھک ہیں اکثر بے خبر
شہر میں کھولی ہے حالی نے دوکان سب سے الگ

کے مترادف ہے۔ مگر، آپ لوگ اس تحریک کی اہمیت وافادیت سے واقف ہیں۔ اور اس مال نایاب کو حاصل کرنے کے لئے آپ کو ضرور اس کے "باخبر گاھک" بننا پڑے گا۔

اللہ تعالیٰ ہم سب کو اس "امانت تربیت" کی مالی قربانی کی تحریک میں شامل ہونے اور دوسروں کو شامل ہونے کی بھی، توفیق عطا فرمائے۔

خلافت لائبریری ربوہ
Digitized by Khilafat Library Rabwah

یاد رفتگان ooo ooo ooo ooo ooo

مرزا مبارک احمد نوشہرہ

محترمہ فاطمہ بی بی صاحبہ

خاکسار کی دادی صاحبہ محترمہ فاطمہ بی بی بیوہ مکرم و محترم مرزا غلام حیدر صاحب ۹۰ سال کی فعال زندگی گزارنے کے بعد .بقضائے الٰہی ۷ جنوری ۱۹۹۵ء کو وفات پا گئیں حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع نے اپنے خطبہ جمعہ فرمودہ ۳۰- اپریل ۱۹۹۳ء میں فرمایا ایک وقت میں صوبہ سرحد میں احمدیت کی طرف اس کثرت سے توجہ تھی کہ اس کی اور کوئی مثال نہیں ملتی آج صوبہ سرحد کے لوگوں کو ضرورت ہے کہ وہ اپنی نسلوں کو اپنے آباء اور شاندار ماضی کے بارے میں بتائیں- حضرت امام جماعت الرابع نے حضرت امام جماعت احمدیہ الثانی کے ایک اقتباس کے حوالے سے بتایا کہ صوبہ سرحد میں بڑے خاندانوں کے جو لوگ احمدیت میں شامل ہوئے ان کی نسبت پنجاب کے بڑے خاندانوں کے لوگوں سے کہیں زیادہ ہے پنجاب یا دوسرے علاقوں سے کوئی نسبت ہی نہیں اور ان کے نیک اثرات بڑی مدت تک سارے علاقے میں قائم رہے- ان کی اولاد بظاہر مخلص ہے مگر نجانے کیا ادبار آیا کہ ان کا رسوخ باقی نہیں رہا اس کو دوبارہ قائم کرنے کی کوشش کریں اس کے بعد حضرت صاحب نے بڑے بڑے خاندانوں کا نام لے کر ذکر کرتے ہوئے فرمایا کہ احمدی جماعتوں کو ایسے لوگوں کے ذکر خیر کی باقاعدہ مہم چلانی چاہئے اور اپنے اجلاسوں میں ان کے ذکر کو ایک لازمی حصہ بنا دینا چاہئے سب سے زیادہ زور اس بات پر دینا چاہئے کہ نئی نسلوں کو اپنے آباء کے اخلاق اور اعلیٰ کردار کا علم ہو-

بیت الذکر نہ ہونے کی وجہ سے تقریباً ۴۰ سال تک احباب باجماعت نمازیں اور جمعہ خاکسار کے دادا جان مکرم مرزا غلام حیدر صاحب کے ہاں ہی ادا کرتے رہے اور اسی طرح مرکز سے آمدہ مہمانوں کی رہائش وغیرہ کا اہتمام بھی انہیں کے گھر ہوتا- اور خاکسار کی دادی صاحبہ مہمانوں کی آسائش اور خدمت میں کوئی کسر اٹھا نہ رکھتیں اور ان کی خدمت کرتے ہوئے بہت خوشی محسوس کرتیں- جب تک صحت کی اجازت تھی- لجنہ کی صدر رہیں اور کوشش کرتیں کہ مرکز کے ہر حکم کی تعمیل ہو- اسی طرح امامت احمدیہ سے والہانہ لگاؤ تھا- ہر امام جماعت کی ہر تحریک پر لبیک کہتیں اور ہر مالی قربانی میں خوشی سے حصہ لیتی تھیں- باوجود بڑھاپے کے جمعہ کی نماز بیت الذکر میں ادا کرتیں- ۱۹۲۸ء میں آپ نے وصیت کی اور شرح ادائیگی آپ نے ۱/۳ مقرر کی-

دعوت الی اللہ کا بہت شوق تھا- جب بھی موقع ملتا احمدیت کے متعلق غلط فہمیوں کا ازالہ کرنے کی کوشش کرتیں آپ بہت خوش اخلاق اور ملنسار تھیں- ترش مزاجی سے گفتگو نہ کرتیں- محبت اور پیار سے گفتگو کرتیں- کسی کی تکلیف دیکھنا گوارا نہ تھا- ہر ایک کی غمی اور خوشی میں شامل ہوتیں- یہی وجہ تھی کہ اہل محلہ بہت عزت کرتے- حتی الوسع ہر ایک کی خبرگیری کرتیں اور حاجت مند کی حاجت پوری کرتیں- مہمان کے آرام کا اور لجنہ کی طرف سے کوئی ذمہ داری آپ کو ملتی تو اس وقت تک آپ کو چین نہ آتا جب تک اس ذمہ داری کو نبھا نہ لیتیں- یہی وجہ ہے کہ لجنہ کے پنجاہ سالہ جشن کے موقع پر آپ کو لجنہ کی طرف سے سند خوشنودی دی گئی-

اگرچہ خدا تعالیٰ نے آپ کو مالی لحاظ سے بہت وسعت دی تھی لیکن آپ نے کبھی تعیش اور نمود و نمائش کو پسند نہ فرمایا اور کبر و غرور کا نام تک نہ تھا-

آپ بہت دعا گو تھیں- آپ کو بہت صدمے سہنے پڑے مگر اللہ تعالیٰ کی رضا پر راضی رہیں آپ کی اولاد راقم الحروف کے والد صاحب کے علاوہ چار لڑکے اور تین لڑکیاں ہوئیں- جو بچپن میں فوت ہو گئے- آپ نے یہ صدمے صبر جمیل سے برداشت کئے- اسی طرح خاکسار کے والد ڈاکٹر مرزا عبدالرحیم صاحب بھی صرف ۵۱ سال کی عمر میں ۱۹۷۴ء میں وفات پا گئے- یہ ہمارے خاندان کے لئے اور دادی جان کے لئے خصوصاً" بہت ہی صدمہ تھا- مگر آپ کا حوصلہ اور صبر ہمارے لئے حوصلے کا باعث بنا- اپنے والدین کی طرح میرے ابا جان بھی موصی تھے- جو اب تینوں مقبرہ بہشتی میں سکون کی ابدی نیند سو رہے ہیں-

دادی صاحبہ کو قرآن سمجھنے اور سمجھانے کا بہت شوق تھا- اور اس کے لئے کوئی موقع ہاتھ سے جانے نہ دیتیں- حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ اور آئمہ. سلسلہ کی کتب اور تقریروں کا غور سے مطالعہ کرتیں اور ان کی جلدوں کو سنبھال کر رکھتیں- جماعت کے تمام اخبارات اور رسائل کی پرانی خریدار تھیں اور ان کا مطالعہ کرتیں- یہاں یہ امر قابل ذکر ہے کہ دادا جان کی ذاتی لائبریری میں ایسی نایاب کتب اور رسائل کی جلدیں تھیں جو بعد میں شعبہ تاریخ احمدیت کے لئے مفید ثابت ہوئیں-

احباب جماعت میں کسی کی کامیابی پر انہیں بہت خوشی ہوتی- اور ایسا محسوس ہوتا کہ یہ خوشی ان کی ذاتی خوشی ہے اسی طرح ہر ایک کا غم دل سے لگا لیتیں- خاندان حضرت بانی سلسلہ سے بہت پیار کا اظہار کرتیں اور حضرت بانی سلسلہ نے جو دعائیں اپنی اولاد کے حق میں کی ہیں اور اللہ تعالیٰ نے جو فضل اس خاندان پر کئے اس کا ہر وقت تذکرہ کرتیں اور خوشی محسوس کرتیں-

ان کی زندگی درویشانہ تھی- اور ان سے ہر ملنے والا محبت کی چاشنی محسوس کرتا- نمود و نمائش نام تک نہ تھی- اور تقویٰ کی باریک راہوں پر چلنے کی کوشش کرتیں رہیں-

ناراضگی کسی سے نہ تھی کسی کو غلط فہمی سے رنجش ہو جاتی تو صلح میں پہل کرتیں صدقات اور خیرات اکثر کرتیں اور ہمیشہ بیمار پرسی کے لئے چاہے زحمت اٹھانی پڑتی ضرور کرتیں-

غرض یہ کہ ان کا وجود ایک محبت کرنے والا وجود اور ہمارے لئے ایک تعویز کے مانند تھا- اور ان کا فیض ایک لمبا عرصہ تک جاری رہا- جس سے ہم سب متمتع ہوتے رہے- اگرچہ ان کی وفات ہمارے لئے صدمہ کا باعث ہے مگر یہ امر ہمارے لئے اطمینان کا باعث ہے کہ ان کی تدفین ان کی خواہش اور وصیت کے مطابق بہشتی مقبرہ میں ہوئی اللہ تعالیٰ ان کے درجات بلند کرے اور جنت میں اعلیٰ مقام عطا کرے اور پسماندگان کو صبر جمیل اور اپنے فضلوں سے نوازے اور اپنی رضا کی راہوں پر چلائے-

صائمہ کریمی بٹ

امانت تربیت

کسی بھی قوم کی تربیت و تنظیم اور پھر ترقی کا طریقہ کار اکثر یہ رہا ہے کہ وہ اپنی زندگی کے لئے ایک نصب العین متعین کر لیتی ہے- اور پھر اس مقصد حیات کے لئے جو اصول و قوانین مقرر کئے جاتے ہیں' ان پر انفرادی و اجتماعی طور پر عمل کیا جاتا ہے- ان قوانین و قواعد کے علاوہ اس قوم یا گروہ کی تربیت کے لئے اچھے اخلاق بنانے والے موضوعات پر کتب بھی موجود ہوتی ہیں- اور کتب کے ذریعے وہ اخلاقیات اور دوسری تربیتی و تنظیمی اقدار سے بہرہ مند ہوتے ہیں- مگر آج کے زمانے میں ریڈیو' ٹی- وی اور پھر ڈش انٹینا جیسی سہولیات کے باعث کتب کے ذریعے پہنچنے والا پیغام' اب لہروں کے دوش پر بنی نوع انسان تک پہنچ رہا ہے-

اگر ڈش کی افادیت کے لحاظ سے تمام دنیا پر نظر دوڑائی جائے تو دکھائی دے گا کہ صرف جماعت احمدیہ اپنی ڈش انٹینا کی نشریات کے ذریعے' تربیتی فوائد سے مزین پروگرام نشر کر رہی ہے-

اور جہاں دوسری جگہوں پر ڈش انٹینا سے اخلاقیات کی روحانیت کا گلا گھونٹا جا رہا ہے' وہاں ہماری جماعت' ڈش انٹینا کو ہی ذریعہ اخلاق و تربیت بنا رہی ہے- اور جو بات آج سے کئی سالوں پہلے حالی نے کہی تھی کہ ؎

بنتے ہیں یاروں کے ناصح تاکہ ہو
عیب ان کا ظاہر اور اپنا ہنر

یعنی ڈش انٹینا کے ذریعے سے جو تربیت جماعت احمدیہ کر رہی ہے اس کی مثال کسی اور ڈش کے چینل میں نظر نہیں آتی- لہٰذا ہم سب پر لازم ہے کہ اس تربیتی اور اخلاقی نشریات کو' جو کہ تمام اقوام عالم کی نجات کا باعث بھی بنے گی (اللہ تعالیٰ نے چاہا تو)' مزید بہتر طور پر پیش کرنے اور جاری رکھنے کے لئے' پیارے امام جماعت کی آواز حق پر لبیک کہیں- اسی حوالے سے حضرت صاحب نے فرمایا:-

"پروگرام چلاتے وقت ذہن میں یہ خیال تھا کہ اگر توفیق نہ ملی تو ایک سال بعد بند کر دیئے جائیں گے یا کم دیئے جائیں گے' لیکن' پروگرام جاری ہونے کے بعد جو فوائد سامنے آئے ہیں' ان میں............ (دعوت الی اللہ) کے علاوہ بکثرت تربیتی فوائد بھی ہیں- اس کے بعد دل اس بات پر آمادہ نہیں ہوتا کہ اس پروگرام کو بند یا محدود کر دیا جائے-"

نیز فرمایا:-

"اگر جماعتوں نے جائزہ لیا اور حسب توفیق کوئی معین رقم جو وہ خوشی کے ساتھ دے سکتے ہوں اور جاری رکھ سکتے ہوں' نہ دی تو اس کا قوی احتمال ہے کہ اس پروگرام کو جاری نہ رکھا جا سکے-"

آپ نے مزید فرمایا:-

"اس کا جو فائدہ ہے وہ بہت سے دوسرے پروگراموں پر نمایاں فوقیت رکھتا ہے-"

مندرجہ بالا عبارتیں جو کہ نہ صرف عبارتیں ہیں بلکہ ایک ایسی "مالی قربانی کی تحریک" ہیں کہ جو "امانت تربیت" کے نام سے موسوم چندہ دینے کی تحریک ہے- بے شک کوئی احمدی یہ نہیں چاہے گا کہ ڈش کے ایسے ایمان افروز پروگرام جاری نہ رہیں یا یہ کہ محدود ہو جائیں- لہٰذا تمام جماعت احمدیہ سے دلی درخواست ہے کہ وہ ہر سال کے لئے

باقی صفحہ ۴ پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بین المملکتی حالات - واقعات - شخصیات

منڈیلا ۱۹۹۹ء میں ریٹائر ہو جائیں گے

جنوبی افریقہ کے صدر مسٹر نیلسن منڈیلا نے اعلان کیا ہے کہ وہ ۱۹۹۹ء میں ریٹائر ہو جائیں گے۔ یہ وہ وقت ہوگا جب ان کی صدارت کی پہلی میعاد ختم ہوگی اور نئے صدر کا انتخاب عمل میں آئے گا۔ انہوں نے اپنی قوم کو قانون کی اطاعت اور صبرو تحمل سے کام لینے کی تلقین کرتے ہوئے کہا کہ میری حکومت کا پہلا بجٹ غریب سیاہ فاموں کی حالت بہتر بنانے پر خرچ کیا جائے گا۔

جنوبی افریقہ پریس ایسو سی ایشن سے ایک تفصیلی انٹرویو میں انہوں نے بتایا کہ ان کے دور اقتدار کے ۹۔ ماہ میں ملک ترقی کی راہ پر چل پڑا ہے۔ اگرچہ بیچ میں چند رکاوٹیں بھی آئی ہیں۔ انہوں نے کہا کہ میں اپنی صدارت کی میعاد کے اختتام پر ۱۹۹۹ء میں ریٹائر ہو جاؤں گا تاکہ میں اپنے پوتوں نواسوں سے کھیل سکوں اور مطالعہ کرنے کا وقت نکال سکوں۔

انہوں نے کہا کہ میں ۱۹۹۹ء میں اسی سال کا ہو جاؤں گا۔ میں نہیں سمجھتا کہ اتنا بوڑھا شخص مزید سیاست میں دخل دینے کا اہل ہوتا ہے۔ میں اپنے اختیارات کسی مقابلۃً جوان شخص کے سپرد کرنا چاہوں گا۔ تاہم میں مناسب مشوروں کے لئے ہر وقت حاضر ہوں گا۔

مسٹر منڈیلا اس وقت ۷۶ سال کے ہیں۔ انہوں نے ۲۷ سال کا عرصہ قید میں گذارا تاکہ وہ نسل پرست حکومت کا خاتمہ کر سکیں۔ وہ ۱۹۹۰ء میں رہا کئے گئے اور انہوں نے افریقن نیشنل کانگرس کی قیادت کی اور ملک میں پہلے عام کثیر النسلی انتخابات میں حصہ لے کر عظیم الشان کامیابی حاصل کی۔ اور وہ اس طرح سے جنوبی افریقہ کے پہلے سیاہ فام صدر منتخب ہو گئے۔

عبوری آئین کے تحت ان کے عہدے کی میعاد ۱۹۹۹ء تک طے پائی ہے۔ اس وقت نئے انتخابات ہوں گے۔

از خود ریٹائر منٹ کا اعلان مسٹر منڈیلا کی طرف سے ایک غیر معمولی قدم ہے اگرچہ اس میں ابھی پانچ سال کے لگ بھگ عرصہ پڑا ہے۔ لیکن طاقت کے نشہ کی لذات حاصل کرنے والے جانتے ہیں کہ انسان از خود کم ہی اقتدار چھوڑنا چاہتا ہے۔ متعدد ممالک میں ۸۰ سال سے زیادہ عمر کے سربراہان بدستور حکومت سے چمٹے رہے حتیٰ کہ انہیں بزور علیحدہ کیا گیا۔ مسٹر منڈیلا اپنے ملک کی ایک افسانوی شخصیت ہیں۔ اپنے ملک کے لئے انہوں نے اپنی جوانی اور عمر کا ایک طویل حصہ قربانیوں میں گزارا ہے۔

☆ ○ ☆

سربوں کے خلاف پابندیوں کے خاتمہ کے لئے بوسنیا کی شرط

بوسنیا کے ایک سینئر اہلکار نے بتایا ہے کہ ان کا ملک مغربی ملکوں کے اس منصوبے کی حمایت کرے گا کہ سربوں کے خلاف پابندیوں میں سے بیشتر اٹھالی جائیں لیکن اس کی شرط یہ ہوگی کہ دونوں ممالک کے درمیان سرحدیں "مکمل طور پر بند" کر دی جائیں۔

یہ سکیم فرانس نے پیش کی ہے۔ اس کے تحت یہ کہا گیا ہے کہ سربوں کے خلاف پابندیاں اس صورت میں اٹھائی جائیں جبکہ بلغراد کی حکومت بوسنیا اور کروشیا کو آزاد اور خودمختار حکومتوں کے طور پر تسلیم کرلے۔

کروٹ مسلم فیڈریشن کے نائب صدر مسٹر ایجپ گانک نے کہا ہے کہ میرا خیال ہے کہ اگر سربیا' بوسنیا ہرزی گووینا کو تسلیم کرلے اور اگر دونوں کے درمیان سرحدوں کو مکمل طور پر بند کر دیا جائے۔ تو ہمیں کوئی شکایت نہ ہو گی۔ انہوں نے کہا کہ اس کا مقصد یہ ہے کہ ان سرحدوں سے فوجوں یا دیگر اشیاء کی کوئی ترسیل ممکن نہ ہو۔ انہوں نے یہ بھی کہا کہ سرحدوں کی مکمل بندش کی نگرانی عالمی برادری اور رابطہ گروپ کے درمیان ایک معاہدے کے ذریعہ عمل میں آئے۔ رابطہ گروپ میں پانچ بڑے مغربی ممالک یعنی امریکہ روس برطانیہ فرانس اور جرمنی شامل ہیں۔

سارا ایے وو کو یہ فکر ہے کہ سربیا سے بوسنین سربوں کو فوجوں کی فراہمی نہ ہو جو کہ مسلمانوں سے لڑائی میں مصروف رہتے ہیں۔

فرانس کے اس منصوبے کی حمایت رابطہ گروپ کے دیگر ملکوں نے بھی کی ہے۔ کروشیا اور بوسنیا کو تسلیم کرنے سے بلغراد کی عظیم تر سربیا کے قیام کی خواہش ختم کر دی جائے گی۔ جو حالیہ جنگ کی بنیادی وجہ ہے۔ کیونکہ بلغراد بوسنیا اور کروشیا کی علیحدگی اور خود مختاری کا مخالف ہے۔

بوسنیا کے صدر علی جاہ عزت بیگووچ نے کہا کہ بلغراد اور مانٹی نیگرو کی طرف سے بوسنیا اور کروشیا کو تسلیم کئے جانے کی شرط پر ہی وہ امن سربراہ کانفرنس سربیا اور کروشیا کے ساتھ شریک ہوں گے۔

ادھر امریکہ کے وزیر خارجہ مسٹر وارن کرسٹوفر نے امریکہ کی اس تجویز کا دفاع کیا ہے کہ سربیا پر سے پابندیاں دو ماہ کے لئے معطل کر دی جائیں۔ انہوں نے کہا کہ اس سے سربیا کو امن قائم کرنے پر مجبور کیا جاسکے گا۔ انہوں نے کہا کہ اگر سربیا کے صدر مسٹر سلوبوڈان میلوسیوک بوسنیا' سربیا' سلووینیا اور مقدونیہ کو تسلیم کرنے میں ناکام ہو گئے تو ان کے خلاف پابندیاں دوبارہ عائد کر دی جائیں گی۔ اس اقدام سے سربیا کے صدر بوسنین سربوں پر امن قائم کرنے کے لئے دباؤ ڈالنے میں کامیاب ہو سکیں گے۔

انہوں نے کہا کہ اگر سربیا کے صدر ان مقاصد میں ناکام ہو جائیں تو ہم مستقبل میں دباؤ ڈالنے کے دیگر ذرائع استعمال کرنے پر غور کریں گے۔

اس اعلان سے بوسنیا کے بارے میں امریکہ کی بدلتی ہوئی پالیسی کی ایک اور نشاندہی ہوئی ہے۔ اس سے قبل امریکی حکومت سربیا پر سے پابندیاں ہٹانے کی مخالف تھی تاکہ اس کے ذریعے سے بوسنین سربوں پر امن قائم کرنے پر دباؤ ڈالا جاسکے۔

اس سے قبل امریکہ نے سربیا سے پابندیاں ہٹانے میں نرمی اس شرط پر کی تھی کہ وہ بوسنین سربوں کے ساتھ اپنی سرحد مکمل طور پر بند کر دے جس کا مطلب یہ تھا کہ سربیا کی طرف سے بوسنین سربوں کو کسی قسم کی فوجی امداد نہ مل سکے۔ اس اقدام کے ملے جلے نتائج حاصل ہوئے ہیں۔ اگرچہ قطعی طور پر جو چاہا گیا تھا وہ ابھی تک حاصل نہیں ہوا۔ تاہم اب فرانس اور روس نے بھی اس امر کی تائید کر دی ہے کہ فوجی امداد کی فراہمی کے سوا سربیا پر سے تمام پابندیاں ہٹادی جائیں۔

☆ ○ ☆

روس اور چیچنیا میں دوبارہ جنگ بندی

روس اور چیچنیا کی متحارب افواج میں پہلی جنگ بندی ناکام ہونے کے بعد دونوں افواج کے کمانڈروں نے ایک اور جنگ بندی پر اتفاق کیا ہے جس کی میعاد ۴۸ گھنٹے رکھی گئی ہے۔ تازہ جنگ بندی بھی سابقہ جنگ بندی کی طرح شکوک و شبہات کا شکار ہے۔ تاہم دونوں اطراف کے کمانڈروں نے کہا ہے کہ جنگ بندی مکمل طور پر نافذ کی جائے گی۔

چیچنیا کے مغرب میں واقع انگوشتیا کے قصبے سلیپ ٹوسوک میں ہونے والی گفتگو کے اختتام پر یہ معاہدہ طے پایا ہے۔

تاہم مستقل امن کے قیام کے لئے مزید بات چیت ابھی جاری رہے گی۔ اس سے قبل دونوں اطراف نے بھاری بمباری روکنے اور جنگی قیدیوں کے تبادلے کا معاہدہ کیا تھا۔

☆ ○○○ ☆

آپ کا خط ملا

مکرم ڈاکٹر بشیر احمد صاحب ایم ڈی۔ امریکہ سے لکھتے ہیں۔

مکرمی و محترمی جناب مولانا نسیم سیفی صاحب

امید ہے کہ آپ اور آپ کے اہل و عیال بفضل خدا بخریت ہوں گے۔ دعا ہے اللہ تعالیٰ آپ کو بڑی صحت مند لمبی عمر عطا فرمائے۔ اور آپ کا قلم بڑی سرعت سے چلتا رہے۔ اور ہم جیسے لاکھوں کے ذہنوں کو اپنی نظموں اور نثروں سے روشن کرتا رہے۔

مجھے یہ پڑھ کر خوشی ہوئی ہے کہ اللہ تعالیٰ کے فضل وکرم سے آپ کی آنکھوں کا اپریشن کامیاب رہا۔ سب تعریف اللہ کے لئے ہے۔

آپ جس محبت سے خاکسار کو ملے۔ مجھ پر گہرا اثر ہے۔ میں نے یہی محسوس کیا کہ میں بہت ہی عزیز بچھڑے ہوئے بھائی سے سالوں کے بعد مل رہا ہوں۔ آپ نے الفضل میں "میرا کالم" کے تحت خاکسار کا جس محبت سے ذکر کیا ہے۔ خاکسار آپ کا ازحد ممنون ہے۔ اللہ تعالیٰ آپ کو بہتر جزاء دے۔

مولانا سلطان احمد طاہر صاحب سے مل کر بڑی خوشی ہوئی۔ وہ بھی اپنے محلہ دار الفضل (قادیان) کے اپنے یار و احباب میں سے ہیں۔

میرے لائق امریکہ میں کسی قسم کی خدمت ہو۔ تو مجھے اپنا عزیز بھائی سمجھتے ہوئے بڑی بے تکلفی سے ارشاد فرمائیے۔

آپ کے حسب ارشاد اور خاکسار کے حسب وعدہ ایک چھوٹا سا مضمون ارسال کر رہا ہوں۔ براہ کرم اگر آپ اسے موزوں سمجھیں' تو نوک پلک سنوار کر شائع فرما دیجئے۔ اللہ تعالیٰ آپ کو جزائے خیر دے۔

بقیہ صفحہ ۳

اور اضافہ کر لیا جاتا تھا کہ "ہم مردوں پر نوحہ نہیں کریں گی۔" لیکن جو لوگ خوشی سے بیعت نہیں کرتے تھے ان سے کوئی تعرض نہیں کیا جاتا تھا۔ چنانچہ کئی لوگ ایسے تھے جو بہت دنوں بعد جا کر ایمان لائے۔ سر ولیم میور لکھتا ہے:-

"گو شہر (مکہ) نے خوشی سے آپ کی حکومت کو قبول کر لیا تھا۔ مگر تمام باشندوں نے اب تک نیا مذہب اختیار نہ کیا تھا اور نہ آپؐ کا پیغمبر ہونا تسلیم کیا تھا۔ شاید آپؐ وہی راہ اختیار کرنا چاہتے تھے جو مدینہ میں اختیار کی تھی اور ان کی تبدیلی مذہب میں دخل دیئے بغیر تدریج کو کام میں لانا چاہتے تھے۔"

خلافت لائبریری ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اطلاعات و اعلانات

نکاح و تقریب شادی

○ مکرم محمود احمد عباسی صاحب کارکن دفتر پرائیویٹ سیکرٹری ابن مکرم مظفر حسین عباسی صاحب انسپکٹر مال ربوہ کا نکاح عزیزہ رافعیہ روبینہ صاحبہ بنت مکرم چوہدری محمد صدیق صاحب دار الرحمت غربی ربوہ سے مبلغ بیس ہزار حق مہر پر مکرم منیر الدین احمد صاحب نے ۹۵-۱-۲۷ کو پڑھا۔ اسی روز رخصتی عمل میں آئی رخصتی کے موقع پر مکرم مولوی جلال الدین صاحب قمر نے دعا کروائی۔ اگلے دن ۹۵-۱-۲۸ کو دار الصدر شرقی عقب فضل عمر ہسپتال میں دعوت ولیمہ کا اہتمام کیا گیا۔ احباب سے دعا کی درخواست ہے اللہ تعالیٰ ہر لحاظ سے یہ رشتہ جانبین کے لئے خیر و برکت کا موجب بنائے۔

درخواست دعا

○ محترمہ امتہ الحفیظ صاحبہ اہلیہ محترم چوہدری مبارک احمد صاحب ریٹائرڈ ریلوے اسٹیشن ماسٹر دار البرکات ربوہ کا اپریشن مورخہ ۹۵-۲-۲۳ کو فضل عمر ہسپتال میں ہو رہا ہے احباب کرام کی خدمت میں موصوفہ کے کامیاب اپریشن اور مکمل صحت یابی کے لئے عاجزانہ درخواست دعا ہے۔

سانحہ ارتحال

○ محترمہ سکینہ عثمان صاحبہ بیوہ مکرم مرزا محمد عثمان صاحب آف کویت جو مکرم محمد الدین صاحب تہالوی درویش قادیان رفیق حضرت بانی سلسلہ احمدیہ کی صاحبزادی تھیں اور مکرم حافظ محمد اسحاق صاحب رفیق حضرت صاحب بانی سلسلہ کی بہو تھیں .بقضائے الٰہی ۱۷۔ فروری ۹۵ء ایبٹ آباد میں وفات پاگئیں۔ ان کا جنازہ ان کے بیٹے مکرم ڈاکٹر کرنل مرزا محمد داؤد صاحب ربوہ لائے۔ جہاں بیت مبارک میں عشاء کی نماز کے بعد مکرم مولانا دوست محمد شاہد صاحب نے نماز جنازہ پڑھائی اور موصیہ ہونے کی وجہ سے تدفین بہشتی مقبرہ میں عمل میں آئی۔ بعد تدفین مکرم کیپٹن ملک محمد عبد اللہ صاحب نے دعا کروائی۔ احباب سے موصوفہ کی بلندیٔ درجات اور لواحقین کے لئے صبر جمیل کی درخواست دعا ہے۔

نمایاں کامیابی

○ اللہ تعالیٰ کے فضل سے عزیزہ فائزہ بشیر صاحبہ بنت مکرم بشیر احمد صاحب صدر حلقہ ٹیپو روڈ، راولپنڈی نے امسال فیڈرل گورنمنٹ کالج F-7/2 اسلام آباد سے فرسٹ ڈویژن میں ایم ایس سی' سائیکالوجی کا امتحان پاس کیا ہے اور پورے کالج میں دوم رہی ہے۔ اس کی چھوٹی بہن عزیزہ فاخرہ بشیر نے بھی فرسٹ ڈویژن میں بی اے کا امتحان پاس کیا ہے۔ تمام احباب جماعت سے دونوں بچیوں کے لئے درخواست دعا ہے۔

انسپکٹران کی ضرورت ہے

○ صدر انجمن احمدیہ پاکستان کے لئے چند انسپکٹران کی ضرورت ہے سروس کے خواہش مند نوجوان جن کی تعلیمی قابلیت کم از کم میٹرک ہو جو اچھے صحت مند ہوں تاکہ پاکستان کی شہری اور دیہاتی جماعتوں میں جاکر ان کے حسابات وغیرہ کی پڑتال کر سکیں۔

ضرورت مند امیدواران اپنی خود تحریر کردہ درخواستیں مقامی امیر/صدر کی تصدیق کے ساتھ ۲۳- مارچ تک بھجوادیں۔ تاکہ انہیں انٹرویو کے لئے بلایا جاسکے۔

ابتدائی تنخواہ ماہوار۔/۱۶۵۰ روپے ہوگی۔ کام تسلی بخش ہونے کی صورت میں سروس گریڈ اور پنشن ایبل کردی جائے گی۔ دیگر مراعات اس کے علاوہ ہونگی۔

(ناظر دیوان صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ)

امراء کرام 'صدران جماعت اور جملہ مجاہدین وقف جدید سے ضروری گذارش

○ انجمن وقف جدید کی روایت ہے کہ جو جماعتیں اور مجاہدین اپنا چندہ وقف جدید ۲۵- رمضان المبارک تک ادا کردیتے ہیں ان کے اسماء حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع کی خدمت میں ۲۹- رمضان المبارک کی دعائیہ فہرست میں شامل کرکے دعائے خاص کی درخواست کی جاتی ہے۔

جملہ مجاہدین وقف جدید سے درخواست ہے کہ رمضان المبارک کے شروع میں ہی اپنا چندہ ادا فرمادیں۔ نیز امراء کرام اور صدران جماعت سے درخواست ہے کہ سو فیصد ادائیگی کرنے والی جماعتوں اور مجاہدین کے اسماء ۲۵ رمضان المبارک تک دفتر وقف جدید میں پہنچا دیں تاکہ دعائیہ فہرست میں شامل کئے جاسکیں۔ وقف جدید کے جملہ مقاصد کے پورا ہونے کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

اعلان دار القضاء

○ (محترمہ نور بیگم صاحبہ بابت ترکہ مکرم اللہ رکھا صاحب)

محترمہ نور بیگم صاحبہ بمقام بشیر آباد فارم تحصیل ٹنڈوالہ یار ضلع حیدر آباد سندھ نے درخواست دی ہے۔ کہ ان کے خاوند مکرم اللہ رکھا صاحب ولد غلام رسول صاحب بشیر آباد ڈاکخانہ خاص تحصیل ٹنڈوالہ اللہ یار ضلع حیدر آباد وصیت ۱۴۱۷۷ .بقضائے الٰہی وفات پاگئے ہیں۔ ان کے نام قطعہ نمبر ۵۶/۱۴ دار العلوم شرقی ربوہ برقبہ دس مرلے الاٹ شدہ ہے۔ لہٰذا ان کا یہ پلاٹ مکرم حمید احمد عارف صاحب اور مکرم صدیق احمد صاحب کے نام منتقل کردیا جائے۔ دیگر ورثاء کو اس پر کوئی اعتراض نہ ہے۔ ورثاء کی تفصیل یہ ہے۔

۱۔ مکرمہ نور بیگم صاحبہ (بیوہ)
۲۔ مکرم عبد العزیز طاہر صاحب (بیٹا)
۳۔ مکرم حمید احمد عارف صاحب (بیٹا)
۴۔ مکرم صدیق احمد صاحب (بیٹا)
۵۔ مکرم مبارک احمد صاحب (بیٹا)
۶۔ محترمہ خالدہ پروین صاحبہ (بیٹی)
۷۔ محترمہ مبارکہ پروین صاحبہ (بیٹی)

بذریعہ اخبار اعلان کیا جاتا ہے۔ کہ اگر کسی وارث یا غیر وارث کو اس انتقال پر کوئی اعتراض ہو تو تیس یوم کے اندر دار القضاء میں اطلاع دیں۔

(ناظم دار القضاء)

ضروری اعلان

○ تمام ایسے احباب جن کے پلاٹس ربوہ میں ابھی تک خالی پڑے ہیں ان کی توجہ اس امر کی طرف مبذول کرائی جاتی ہے کہ وہ اپنے پلاٹس پر جلد از جلد مکانات تعمیر کروائیں۔ بار بار توجہ دلانے کے نتیجہ میں اکثر احباب نے مکانات تعمیر کر لئے ہیں۔ تاہم ابھی تک کئی قطعات خالی پڑے ہیں۔ ان کے مقاطعہ گیران کو بھی ہدایت کی جاتی ہے کہ وہ بلا تاخیر اپنے قطعات پر مکانات تعمیر کروائیں۔

(سیکرٹری کمیٹی آبادی ربوہ)

۲۹- رمضان المبارک کی دعائیہ فہرست معین فارم پر بھجوائی جائے

○ عہدیداران جماعت سے درخواست ہے کہ وہ ۲۹- رمضان المبارک کی دعائیہ فہرست کی تیاری ابھی سے شروع کردیں۔ دفتر ہذا کی طرف سے اس غرض کے لئے مطبوعہ فارم بھجوائے جارہے ہیں۔ مہربانی فرماکر انہی مطبوعہ فارم پر مطلوبہ معلومات بھجوائیں۔ تاکہ حضرت صاحب کی خدمت میں صاف ستھرا ریکارڈ پیش کیا جاسکے۔ ناموں کے ساتھ رقم کا لکھنا ضروری ہے بغیر رقم کے نام بھجوانا درست نہیں۔ (وکیل المال اول تحریک جدید)

بقیہ صفحہ ۱

برائی کوئی ایسی چیز نہیں جو ہمیشہ ایک ہی قوم کے لوگوں کے پاس رہنے والی ہے۔ بلکہ سائے کی طرح پھرتی رہتی ہے۔ جس کا نتیجہ یہ ہوا ہے کہ آج ایک شخص معزز ہے مگر کل ذلیل ہو جاتا ہے۔ اور کل ایک ذلیل تھا مگر آج اس کو خداوند تعالیٰ نے معزز بنادیا۔

(از خطبہ ۱۶ مارچ ۱۹۱۷ء)

احمدیہ ٹیلی ویژن لندن کے پروگرام

جمعرات

پاکستانی وقت	تفصیل پروگرام
4-30 تا 6-00	درس القرآن
6-00 تا 6-30	ایم ٹی اے نیوز۔ اعلانات۔ نظم
6-30 تا 7-00	تلاوت اور حدیث
7-00 تا 8-00	خطبہ جمعہ (دوبارہ ٹیلی کاسٹ)
8-00 تا 8-30	طبی معاملات
8-30 تا 9-00	ایم ٹی اے ورائٹی
9-00 تا 9-50	لقاء مع العرب
9-50 تا 10-00	اعلانات۔ نظم۔ اختتام

خبریں

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ربوہ : 22- فروری-1995ء
آسمان پر ہلکے بادل چھائے ہوئے ہیں
درجہ حرارت کم از کم 11 درجے سنٹی گریڈ
زیادہ سے زیادہ 28 درجے سنٹی گریڈ

○ نیشنل پارٹی کے رہبر خان عبدالولی خان نے کہا ہے کہ لاٹھی چارج' گولی اور انتقامی کارروائیوں سے کئے گئے فیصلے ملک توڑ دیں گے۔ انہوں نے کہا کہ نواز شریف کے ساتھ ہمارا اتحاد اصولوں پر مبنی ہے جو انشاء اللہ قائم رہے گا۔

○ کراچی میں کار سواروں اور موٹر سائیکل سواروں کی فائرنگ سے ۷- افراد ہلاک اور ۳ زخمی ہو گئے۔ ہلاک ہونے والوں میں ایک پولیس ہیڈ کانسٹیبل اور ایک امام مسجد سمیت مختلف مذہبی گروپوں کے ارکان شامل ہیں۔

○ سابق وفاقی وزیر قانون افتخار گیلانی نے کہا ہے کہ ملک میں سیاسی محاذ آرائی اس انتہاء کو پہنچ چکی ہے کہ اگر یہی صورت حال رہی تو کسی وقت بھی اسمبلیوں کی بساط الٹ سکتی ہے۔ جس کے بعد ملک پر ایک طویل عرصہ تک آمریت کی سیاہ رات طاری ہو جائے گی۔

○ افغانستان کے بارے میں اقوام متحدہ کے خصوصی نمائندے محمود میسطری نے افغانستان میں کسی مفاہمت کے متعلق مایوسی کا اظہار کیا ہے۔ انہوں نے کہا کہ کابل کی تمام جماعتیں طالبان کے خلاف ہیں۔ لیکن بالآخر طالبان اپنی کوششوں میں کامیاب ہو جائیں گے۔ جبکہ طالبان کے ترجمان نے کہا ہے کہ ہمارے پاس طاقت کے زور پر کابل میں داخل ہونے کے سوا کوئی چارہ نہیں۔

○ مقبوضہ کشمیر میں خواتین کے دو بڑے مظاہروں پر بھارتی فوج نے گولی چلا دی جس سے ۲۴ خواتین زخمی ہو گئیں۔ اس کے بعد فوج نے بڑے پیمانے پر گرفتاریاں بھی کیں۔ بھارتی فوج نے ایک اخبار کے دفتر پر حملہ کر کے کارکنوں پر تشدد کیا۔ اور کئی افراد گرفتار کر لئے۔ اس کے جواب میں مجاہدین نے کے سی بی آئی کے دفتر اور دیگر علاقوں پر جوابی حملے کئے۔ اور کئی فوجی ہلاک کر دیئے۔

○ "چکوال کا زلزلہ پیما مرکز" کے سلسلے میں صدر کلنٹن پر کانگریس سے غلط بیانی کا سنگین الزام لگ سکتا ہے۔ کلنٹن انتظامیہ نے کانگریس کو بتایا کہ مرکز پورے جنوبی ایشیا میں ایٹمی دھماکے مانیٹر کرے گا۔ جبکہ حکومت پاکستان کا کہنا ہے کہ یہ صرف بھارت کے دھماکوں کا پتہ چلائے گا۔ پاکستان اور امریکہ کی حکومتوں کے موقف میں واضح تضاد سے مشکلات پیدا ہو سکتی ہیں۔ جن کا فائدہ بھارت بھی اٹھا سکتا ہے۔

○ وفاقی وزیر تجارت چوہدری احمد مختار نے کہا ہے کہ عوام نے نواز شریف کا ساتھ چھوڑ دیا اب وہ اللہ اللہ کریں۔ انہوں نے کہا کہ کلاشنکوف اٹھا کر غنڈہ گردی کرنے والے منشیات فروش اور مالیاتی ادارے لوٹنے والے حکومت کی ہٹ لسٹ پر ہیں۔

○ لاہور ہائی کورٹ میں توہین رسالت کیس کی سماعت کے دوران مختلف مذہبی تنظیموں کے افراد نے تین گھنٹے سے زائد ہائی کورٹ کے گیٹ کے سامنے دھرنا مارے رکھا۔ اور توہین رسالت کے مجرموں کو سزائے موت دینے کا مطالبہ کیا۔ احتجاجی جلوس بھی نکالا گیا۔ اس مظاہرے کی وجہ سے جزوی طور پر ٹریفک کافی دیر تک معطل رہی۔ مظاہرین نے سڑک پر نوافل بھی ادا کئے۔ اور حکومت کے خلاف نعرہ بازی کی۔

○ پاکستان مسلم لیگ (ن) کے مرکزی رہنما سینیٹر چوہدری شجاعت حسین کو عبوری ضمانت پر رہا کر دیا گیا ہے۔

○ آل پاکستان کلرکس ایسوسی ایشن نے مہنگائی کے خلاف اور اپنے مطالبات کے حق میں منگل کو مکمل ہڑتال کی تمام دن سرکاری اور نیم سرکاری دفاتر میں کام معطل رہا۔ بعض دفتروں میں تالہ بندی رہی۔ عمارتوں پر سیاہ پرچم لہرائے گئے مختلف مقامات پر احتجاجی جلسے کئے گئے۔

○ وزیر اعظم پاکستان محترمہ بینظیر بھٹو نے کہا ہے کہ عوام نے ہمیں خدمت کے لئے منتخب کیا ہے۔ ان کی توقعات پر پورا اترنا اب ہماری ذمہ داری ہے۔ انہوں نے کہا کہ بعض عناصر نے عوامی حکومت کو بدنام کرنے کے لئے ذخیرہ اندوزی کر کے قیمتوں میں اضافہ کر دیا۔ اس سلسلے میں انہوں نے کہا کہ صوبائی حکومتیں موثر اقدامات کریں۔

○ لاہور ہائی کورٹ کے ڈویژن بینچ کے جسٹس چوہدری خورشید نے کہا کہ شان رسالت کے خلاف لکھے الفاظ میں دیکھ لیتا تو دو منٹ بھی خاموش نہ رہتا استغاثہ دو دن کیسے چپ رہا۔ استغاثہ کے وکیل نے اپنے دلائل مکمل کر لئے سماعت ابھی جاری ہے۔

○ ایوان صدر میں ایک اجلاس منعقد ہوا جس میں صدر مملکت سردار فاروق احمد خان لغاری' وزیر اعظم بینظیر بھٹو' وزیر اعلیٰ پنجاب میاں منظور احمد وٹو اور گورنر پنجاب چوہدری الطاف حسین نے شرکت کی۔ ان چار بڑوں نے مل کر یہ فیصلہ کیا کہ پی ڈی ایف کو کسی قیمت پر بھی کمزور نہیں ہونے دیا جائے گا۔ اس بات پر تمام نے اتفاق رائے کا اظہار کیا کہ تمام امور باہمی مشورے سے طے کئے جائیں گے۔ اس اجلاس میں گورنر پنجاب کے مصالحتی فارمولے کے علاوہ پی ڈی ایف حکومت کی کارکردگی کا بھی جائزہ لیا گیا۔

○ پاکستان مسلم لیگ (ن) کے سربراہ اور قائد حزب اختلاف نے کہا ہے کہ حکومت عدالتوں سے ضمانت کی درخواستوں پر فیصلے ملتوی کروا رہی ہے۔ انہوں نے کہا کہ حکومت نے عدالتوں کو مجبور کر دیا ہے کہ وہ ایسے تمام مقدمات کے فیصلے ملتوی کر دیں جن کے بارے میں بحث مکمل ہو چکی ہے۔ اس حوالے سے انہوں نے خصوصی طور پر حبیب اللہ کیس کا ذکر کیا۔

○ مسلح افواج کے سربراہوں کا ایک اہم اجلاس ہوا۔ جائنٹ چیف آف سٹاف کمیٹی کے چیئرمین ایئر چیف مارشل فاروق فیروز نے کہا ہے کہ پاکستان میں خلفشار پھیلانے کا غیر ملکی منصوبہ کچل دیا جائے گا۔ اس اجلاس میں سرحدی صورت حال' پاک امریکی' افواج میں رابطوں اور متبادل دفاعی ساز و سامان کے حصول کی کوششوں کا جائزہ لیا گیا۔

○ حکومت کے ایک ترجمان نے وزیر اعظم کے ایک بیان سے متعلق وضاحت کرتے ہوئے کہا کہ کالا باغ ڈیم چاروں صوبوں کی رضامندی سے ہی تعمیر ہو گا۔

○ پنجاب میں بھرتی پر عائد پابندی اٹھالی گئی ہے۔

قدیمی • اولین • شہرہ آفاق
مطب حمید
۱۹۱۱ء سے معروف خدمت ادارہ
مشہور دواخانہ رجسٹرڈ
جی ٹی روڈ نزد پنڈی بائی پاس گوجرانوالہ
فون: 254634

ہر قسم کے زیورات کا مرکز
انوار گولڈ سمتھ
اکرام مارکیٹ اقصیٰ روڈ نزد الائیڈ بنک
ربوہ
پروپرائیٹر: انوار احمد ولد
ڈاکٹر عبدالغفور زاہد آف سرگودھا

Al-Furqan Motors (PVT) LIMITED
FOR GENUINE TOYOTA PARTS
47, TIBET CENTRE M.A. JINNAH ROAD KARACHI TELE: 7724606-7-9
AL-FURQAN MOTORS (PVT) LTD.

TOYOTA - DAIHATSU

ٹویوٹا گاڑیوں کے ہر قسم کے اصلی پرزہ جات درج ذیل پتہ پر حاصل کریں
الفرقان موٹرز (پرائیویٹ) لمیٹڈ
۴۷- تبت سنٹر- ایم اے جناح روڈ- کراچی
فون نمبر: ۷۷۲۴۶۰۶
۷۷۲۴۶۰۷-۷۷۲۴۶۰۹